تشبہ بالکفار

ریسرچ اسکالر مولانا اللہ دتہ

قسط نمبر:۳ گذشتہ سے پیوستہ

﴿ولاتکونوا کالذین خرجوامن دیارھم بطراً ورئاالناس ویصدون عن سبیل اللہ واللہ بمایعملون محیط﴾(۱)

اوران لوگوں جیسے نہ ہونا جواتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لئے)اورلوگوں کودکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اورلوگوں کوخدا کی راہ سے روکتے ہیں۔اور جواعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پراحاطہ کئے ہوئے ہے۔

اورکہیں پرحکم سننے کے بعداس پرعمل کرنے کی بات کی جارہی ہے ارشادربانی ہے:

﴿ولاتکونوا کالذین قالوااسمعناوھم لایسمعون﴾(۲)

اوران لوگوں جیسے نہ ہوناجو کہتے ہیں کہ ہم نے (حکم خدا) سن لیا مگر (حقیقت میں) نہیں سنتے۔

توکہیں یہودونصاری کی طرح آیات قرانی یااس کامفہوم بدل کرپیسے لینے کی ممانعت کی جارہی ہے بدقسمتی سے یہ بیماری آج کل کے مسلمانوں میں بری طرح سرایت کرچکی ہے اور چندٹکوں کے عوض دین کے مفہوم کوبدلنے کارواج عام ہوتا جارہاہے کہیں حکمرانوں کوان کی مرضی کے فتوی دیئے جارہے ہیں اورکہیں مسلمانوں کوآپس میں لڑایا جارہاہے توکہیں دین کی تصویر یہودونصاری کی منشا کے مطابق پیش کی جارہی ہے (اور افسوسناک بات یہ ہے کہ کرنے والے بھی دین داراور عالم یا عالم نما لوگ ہیں) ارشادربانی ہے:۔

﴿ولاتکونوااول کافربہ ولاتشتروابایتی ثمناً قلیلاً وایٰی فاتقون﴾(۳)

اوراس سے منکراول نہ بنواورمیری آیتوں میں (تحریف کرکے) ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیاوی منفعت) نہ حاصل کرواورمجھی سے خوف رکھو۔

اسی لیے ایک مقام پراللہ رب العزت مسلمانوں کواتفاق واتحاد اختیارکرکے باہم شیروشکرہونے کی

اور تفرقہ بازی میں نہ پڑنے کی بات کر رہا ہے:۔

﴿ولاتکونوا کالذین تفرقو او اختلفوا من بعدماجاء هم البینت ﴾(۴)

اوران لوگوں کی طرح نہ ہوناجومتفرق ہوگئے اوراحکام بین کے آنے کے بعدایک دوسرے سے (خلاف و)اختلاف کرنے لگے۔اور کہیں مطلقاً کفار کی طرح بننے سے روکا جارہا ہے ارشاد ربانی ہے:۔

﴿یایھاالذین امنوا لاتکونوا کالذین کفروا﴾(۵)

مومنو!ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کفر کرتے ہیں۔

۳۔تشبہ بالکفار کی ممانعت کی اگلی وجہ یہ ہے کہ اگر اس فعل میں کوئی مصلحت،خوبی یا فائدہ ہوتا تو وہ حکیم وخبیر ہمیں اس کا حکم ضرور دیتا اس لیے کہ حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا اسی بات کو علامہ تفتازانی(۶) نے شرح تلویح میں کچھ اس طرح بیان کیا ہے:۔

لان الشارع حکیم لایامر بالفحشاء (۷)

اور یہ قاعدہ قرآن پاک کی ان آیات سے ماخوذ ہے:

﴿قل ان الله لایامر بالفحشاء﴾(۸)

کہہ دو کہ خدا بے حیائی کے کام کرنیکا حکم ہرگز نہیں دیتا۔

﴿ان الله علیم حکیم﴾(۹)

کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

۴۔تشبہ بالکفار میں ڈھیروں خرابیاں اور مفسدات پوشیدہ اور مضمر ہیں لیکن بفرض محال اس میں اگر کوئی اورخرابی یا گناہ نہ بھی ہو تب بھی یہ ترک کئے جانے کے قابل ہے اس لئے کہ یہ اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت ہے۔اور حکم رسول کی مخالفت اللہ کی ناراضگی اور عذاب الٰہی کا سبب ہے ۔ارشاد ربانی ہے:

﴿فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃاویصیبھم عذاب الیم﴾(۱۰)

توجولوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ (ایسا نہ ہو کہ)ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔

۵۔تشبہ بالکفار کی ممانعت کی اگلی وجہ یہ ہے کہ یہ کام اللہ تعالی اوراس کے رسولﷺ کی نافرمانی کا سبب بننے کے ساتھ ساتھ اسے جادہ ہدایت سے ہٹا کر گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔اوراہل ایمان کے راستے کو چھوڑ کرکسی اورراستے کواختیار کرنے کے متعلق وعید شدید آئی ہے۔ارشادربانی ہے:

﴿ومن یشاقق الرسول من بعدماتبین له الهدی ویتبع غیرسبیل المؤمنین نوله ماتولی ونصله جهنم وساء ت مصیرا﴾(۱۱)

اورجوشخص سیدھاراستہ معلوم ہونے کے بعدپیغمبرﷺ کی مخالفت کرے اورمومنوں کے راستے کے سوااورراستے پرچلے توجدھروہ چلتاہے ہم اسے ادھرہی چلنے دیں گے اور(قیامت کے دن)جہنم میں داخل کریں گےاوروہ بری جگہ ہے۔

۶۔یہ اصول متفقہ ہے کہ کفار کے تمام اعمال کی بنیادضلالت اورگمراہی پرہے۔اوران کے تمام اعمال فتنہ وفساد سے بھرپورہیں اوراپنے دامن میں خباثتوں اورخرابیوں سے کسی بھی حال میں خالی نہیں۔اگران میں کوئی اچھی بات ہوبھی تب بھی یہ اعمال کفار کے لیے مفیدنہیں ہوسکتے۔اس لیے کہ وہ ان کے لیے سراب کی مثل ہیں۔ارشادربانی ہے:

﴿وقدمناالی ماعملوا من عمل فجعله هباءً منثورا﴾(۱۲)

اورجنہوں نےعمل کئے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہوں گےتوان کواڑتی خاک کردیں گے۔

۷۔تشبہ بالکفاراس وجہ سےبھی ناپسندیدہ عمل ہے کہ یہ اللہ رب العزت کے پسندیدہ دین اسلام کے خلاف ہےاوردین اسلام کواللہ رب العزت نے ہمارے لئے پسندفرمایااوراسے مکمل کردیا

﴿الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا﴾(۱۳)

آج ہم نےتمہارے لئے تمہارادین کامل کردیااوراپنی نعمتیں تم پرپوری کردیں اورتمہارے لئے اسلام کودین پسندکیا۔

توجب اس میں اس بات کی ممانعت کردی گئی توایمان والوں کے لیے کامل واحسن یہی بات ہے کہ وہ اللہ رب العزت کے احکامات کی پیروی کریں اورتشبہ بالکفار سے دوررہیں۔جب کہ اللہ کے نزدیک دین صرف اورصرف اسلام ہے۔چنانچہ ارشادربانی ہے:

﴿ان الذین عندالله الاسلام﴾(۱۴)

☆لا تغضب فان الغضب یفسد المزاج ویغیر الخلق ویسیء العشرة ویفسد المودة ویقطع الصلة.☆

دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

بلکہ اللہ رب العزت صرف انہی اعمال وافعال کو شرف قبولیت سے نوازے گا جو کہ دین اسلام کے مطابق ہوں گے ارشاد ربانی ہے:

﴿ومن یتبع غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخسرین﴾(۱۵)

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانیوالوں میں ہوگا۔

تشبہ قرآن کی روشنی میں

اللہ رب العزت کو کسی بھی کام میں کفار سے مسلمانوں کی مشابہت پسند نہیں ہے اس لیے اللہ نے مسلمانوں کی کفار سے مشابہت کو سخت ناپسند فرمایا اور اس کی بجائے انہیں دین متین کے احکامات پر عمل کرنے کا حکم دیا۔قرآن پاک میں اللہ نے مختلف مقامات پر کفار کی مشابہت کی ممانعت کی بلکہ مسلمانوں کو کفار کی مخالفت کا حکم دیا ذیل میں کچھ وہ آیات بینات ذکر کی جاتی ہیں جن میں کسی نہ کسی اعتبار سے تشبہ بالکفار کی ممانعت کا اور کفار کی مخالفت کا حکم بیان کیا گیا ہے۔

پہلی آیت

اللہ رب العزت مومنین کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

﴿یایها الذین امنوا لاتکونوا کالذین کفروا وقالوا لاخوانهم اذا ضربوا فی الارض او کانوا غزی لو کانوا عندنا ماماتوا وماقتلوا لیجعل الله ذلک حسرة فی قلوبهم والله یحی ویمیت والله بماتعملون بصیر﴾(۱۶)

مومنو! ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کفر کرتے ہیں اور ان کے (مسلمان) بھائی (جب) خدا کی راہ میں سفر کریں (اور مر جائیں) یا جہاد کو نکلیں (اور مارے جائیں) تو ان کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے ان باتوں سے مقصود یہ ہے کہ خدا ان لوگوں کے دلوں میں افسوس پیدا کر دے اور زندگی اور موت تو خدا ہی دیتا ہے اور خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

اس آیت میں مومنین کو عقیدہ قضاء وقدر میں کفار سے مشابہت سے روکا جا رہا ہے کہ چونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ موت وحیات اسباب کے تابع ہے اور موت کا سبب سفر یا جہاد ہے اس لیے وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ

ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے جبکہ ایمان والوں کے ذہن میں یہ بات راسخ کی جارہی ہے کہ موت وحیات تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے اور اسباب بھی مشیت الٰہی ہی کے تابع ہیں۔اس آیت کے تحت تفسیر جامع البیان میں ہے: سدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ لفظ آیت ﴿لاتکونوا کالذین کفروا وقالوا لاخوانهم﴾ سے عبداللہ بن ابی کے منافق ساتھی مراد ہیں۔(۱۷)

علامہ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے اہل ایمان بندوں کو کفار اور منافقین وغیرہ کی مشابہت اختیار کرنے سے روکا ہے جو اپنے رب اور اس کی قضا وقدر پر ایمان نہیں رکھتے۔اس نے ہر چیز میں ان کی مشابہت اختیار کرنے سے روکا ہے۔خاص طور پر اس معاملے میں کہ وہ اپنے دینی یا نسبی بھائیوں سے کہتے ہیں: ﴿اذا ضربوا فی الارض﴾ یعنی جب تجارت وغیرہ کے لئے سفر کرتے ہیں ﴿او کانوا غزی﴾ یا وہ غزوات کے لئے نکلتے ہیں۔پھر اس دوران میں انہیں موت آجاتی ہے یا وہ قتل ہوجاتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی قضاء قدر پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں ﴿لو کانوا عندنا ماماتوا وما قتلوا﴾ ''اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو وہ نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے'' یہ ان کا جھوٹ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیهم القتل الی مضاجعهم﴾ ''کہہ دو اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی تقدیر میں قتل ہونا لکھا تھا تو وہ اپنی اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے۔(۱۸)

تفسیر معارف القرآن میں ہے: اے ایمان والو تم ان لوگوں کے مشابہ اور مانند نہ ہو جاؤ جو حقیقت میں کافر ہیں اگر چہ ظاہرا اپنے کو مسلمان کہتے ہیں یعنی منافق ہیں۔اور حدیث میں ہے من تشبه بقوم فهو منهم جو شخص جس قوم کے مشابہ بنے وہ اللہ کے نزدیک اسی قوم میں شمار ہوگا اور تشبہ میں درجات ہیں کبھی تشبہ کامل ہوتا ہے اور کبھی ناقص جس درجہ کا تشبہ ہوگا اسی درجہ کی وعید اس پر مرتبہ ہوگی۔(۱۹)

اور یہ مشابہت کس درجہ کی ہے اور اس پر کونسا حکم لگتا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ﴿یایها الذین امنوا لاتکونوا کالذین کفروا﴾ اے اہل ایمان تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کفر کیا۔کافروں سے مراد ہیں عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی منافق۔منافقوں کی طرح نہ ہوجانے کا حکم اس لیے دیا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کسی قوم (کے افکار واعمال اس کی) مشابہت اختیار کرے گا وہ اسی قوم میں سے ہوگا۔اس حدیث کو حضرت ابن عمر کی

☆احتفظ بمذكرة في جيبك ترتب لك اعمالك وتنظم اوقاتك وتذكرك بمواعيدك وتكتب بها ملاحظاتك.☆

روایت سے ابوداؤد نے مرفوعااورحضرت حذیفہ کی روایت سے طبرانی نے مرفوعانقل کیاہے۔خصوصاایسی مشابہت (سے تواجتناب فرض ہے) جوموجب کفرہواس جگہ جس مشابہت کواختیارکرنے کی ممانعت کی گئی ہے وہ موجب کفرہی ہے کیونکہ یہ تقدیر کاانکار ہے اورتقدیر کاانکار کفرہے۔(۲۰)

علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکرالسیوطی الشافعی لکھتے ہیں:ابن ابی حاتم نےحسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ لفظ آیت ﴿لو کانوا عندنا ماتوا او ماقتلوا﴾ یہ کافروں کاقول ہے جب کوئی آدمی (لڑائی میں)شہیدہوجاتاتو کہتے اگرہمارے پاس ہوتاتونہ مرتاپس تم ایسانہ کہوجیسے کفارنے کہا۔(۲۱)علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودالنسفی لکھتے ہیں:تم یہ بات کہنے اوراس پراعتقادرکھنے میں ان لوگوں کی طرح نہ بنوتاکہ یہ بات اللہ تعالی ان کے دلوں میں خاص طورپرحسرت کاباعث بنادے اورتمہارے دلوں کومحفوظ کرلے۔(۲۲)ابوعبداللہ محمدبن احمدبن ابوبکرقرطبی لکھتے ہیں:قولہ تعالی:﴿یاایھا الذین امنوا لاتکونوا کالذین کفروا وقالوا لاخوانھم﴾سے مرادمنافقین ہیں۔یعنی جونفاق میں یانسب میں(ان کے بھائی تھے)اوران سرایامیں گئے جنہیں حضورنبی مکرمﷺنے بئرمعونہ کی طرف بھیجا(انہیں کہتے تھے)﴿لو کانوا عندنا ماماتوا وماقتلوا﴾ترجمہ:اگروہ ہمارے پاس ہوتےتونہ مرتے اورنہ مارے جاتے۔تواس میں مسلمانوں کوان کی مثل قول کرنے سے منع کیاگیاہے۔(۲۳)

دوسری آیت

اللہ رب العزت مومنین کوحکم دیتے ہوئے ارشادفرماتاہے:

﴿ولاتایئسوا من روح اللہ انہ لایایئس من روح اللہ الاالقوم الکفرون﴾(۲۴)

اورخداکی رحمت سے ناامیدنہ ہوکہ خداکی رحمت سے بے ایمان لوگ ناامیدہواکرتے ہیں۔

علامہ عبدالرحمٰن بن ناصرالسعدی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:کیونکہ کفارا پنے کفرکی وجہ سے اپنے آپ کواللہ تعالی کی رحمت سے دورسمجھتے ہیں اوراللہ تعالی کی رحمت ان سے دورہے اس لئے کفارکی مشابہت اختیارنہ کرو۔(۲۵)مولاناصلاح الدین یوسف صاحب اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:گمراہ لوگ ہی اللہ کی رحمت سے ناامیدہوتے ہیں اس کامطلب یہ ہے کہ اہل ایمان کوسخت حالات میں بھی

صبر ورضا کا اور اللہ کی رحمت واسعہ کی امید کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے ۔(۲۶)

تیسری آیت

اللہ رب العزت مومنین کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

﴿یآیھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافة و لاتتبعوا خطوت الشیطن انه لکم عدو مبین﴾(۲۷)

مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔

یعنی کسی استثناء اور تخصیص کے بغیر اپنی پوری زندگی کو اسلام کے تحت لے آؤ' تمہارے خیالات نظریات تمہارے علوم تمہارے طور وطریقے معاملات تمہاری سعی وعمل کے راستے سب کے سب بالکل تابع اسلام ہوں ایسا نہ ہو کہ تم اپنی زندگی کے مختلف حصوں کو اس کی پیروی سے مستثنیٰ کرلو۔ چنانچہ تفسیر جلالین میں اس آیت کے تحت ہے کہ''عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ ہمیں اجازت عطا فرمائیں کہ ہم یوم السبت کا احترام کریں اور اونٹ کا گوشت ترک کریں تو مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ جو اہل کتاب کے علماء میں سے تھے ان کے نزدیک ہفتہ کا دن محترم تھا اور اونٹ کا گوشت حرام تھا' ان حضرات کو اسلام لانے کے بعد خیال ہوا کہ شریعت موسوی میں ہفتہ کے دن کی تعظیم واجب تھی اور شریعت محمدیہ میں اس کی بے تعظیمی واجب نہیں' اسی طرح شریعت موسوی میں اونٹ کا گوشت حرام تھا اور شریعت محمدیہ میں اس کا کھانا فرض نہیں' سو اگر ہم بدستور ہفتہ کی تعظیم کرتے رہیں اور اونٹ کا گوشت باوجود حلال اعتقاد رکھنے کے صرف عملا ترک کردیں تو شریعت موسوی کی بھی رعایت ہو جائے گی اور شریعت محمدیہ کے بھی خلاف نہ ہوگا اور اس میں خداتعالی کی زیادہ اطاعت اور دین کی زیادہ رعایت ہوتی ہے اللہ تعالی نے اس خیال کی اصلاح آئندہ آیت میں فرمائی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اسلام کامل فرض ہے اور اس کا کامل ہونا جب ہے کہ جو امر اسلام میں قابل رعایت نہ ہو اس کی رعایت دین ہونے کی حیثیت سے نہ کی جائے اور ایسے امر کو دین سمجھنا ایک شیطانی لغزش ہے۔(۲۸)

اس آیت کے تحت تفسیر نور العرفان میں ہے:''اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی منڈوانا' مشرکوں کا سا لباس

☆تو بنفسك ولا تعتمد على الناس واعتبر انهم عليك لا لك وليس معك الا الله ولا تغتر باخوان الرخاء.☆

پہننا ایمانی کمزوری کی علامت ہے جب مسلمان ہوگئے تو سیرت وصورت میں ہرطرح مسلمان ہو۔گندے گلاس میں اچھا شربت نہیں پیا جاتا مشرکوں کی سی صورت میں قرآن پڑھنا مناسب نہیں اپنے ظاہر وباطن دونوں کو سنبھالو(۲۹)اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی تنبیہ ہے جنہوں نے اسلام کو صرف مسجد اور عبادت کے ساتھ مخصوص کررکھا ہے معاملات اور معاشرت کے احکام کو گویا دین کا جز ہی نہیں سمجھتے' آجکل جدید تعلیم یافتہ طبقہ جو خود کو ماڈرن سمجھتا ہے ان میں یہ غفلت عام ہے۔

چوتھی آیت

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

﴿قدنری تقلب وجھک فی السمآء فلنولینک قبلة ترضھا فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ماکنتم فولوا وجوھکم شطرہ وان الذین اوتوا الکتب لیعلمون انه الحق من ربھم 'وماالله بغافل عمایعملون﴾(۳۰)

(اے محمد) ہم تمہارا آسمان کی طرف منہ پھیر پھیر کر دیکھنا دیکھ رہے ہیں سو ہم تم کو اسی قبلہ کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو منہ کرنے کا حکم دیں گے تو اپنا منہ مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) کی طرف پھیرلو اور تم لوگ جہاں ہوا کرو (نماز پڑھنے کے وقت) اسی مسجد کی طرف منہ کرلیا کرو اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ (نیا قبلہ) ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں خدا ان سے بے خبر نہیں۔

اس آیت کے تحت تفسیر جامع البیان میں مجاہد رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ تبدیلی قبلہ کا حکم آنے سے قبل یہود یہ کہا کرتے تھے **یخالفنا محمد ویتبع قبلتنا!**(۳۱) کہ ویسے تو محمد ﷺ ہر بات میں ہماری مخالفت کرتے ہیں لیکن پیروی ہمارے قبلے کی کرتے ہیں۔مولانا محمد قطب شہید اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:"تحریک اسلامی کو چاہیے کہ وہ اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کرے کہ کیوں وہ ایک مخصوص قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتی ہے؟ قبلہ محض ایک مکان ہی نہیں جس کی طرف نماز کے وقت مسلمان رخ کرتے ہیں مکان اور سمت تو محض ایک اشارہ ہے۔دراصل یہ امتیاز وخصوصیت کا اشارہ ہے اور یہ نظریہ کا امتیاز ہے۔تشخص کا امتیاز ہے'نصب العین کا امتیاز ہے'ترجیحات کا امتیاز ہے اور امت کے عناصر ترکیبی کا امتیاز ہے۔(۳۲)

☆احذر کلمة(سوف)وتاخیر الاعمال والتسویف باداء الواجب فان ھذا اول الفشل والاخفاق.☆

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں ''غرض حضورﷺ نے مظاہر اور لباس میں غیر مسلموں کے ساتھ تشبہ سے منع فرمایا۔حرکات وسکنات اور طور طریقوں میں بھی تشبہ بالکفار سے منع کیا گیا' قول وفعل میں تشبہ سے منع کیا گیا کیونکہ اس ظاہری شکل وصورت کے پس منظر میں درحقیقت وہ تصورات ہوتے ہیں جس کی بنیاد پر ایک نظریہ حیات دوسرے نظریہ سے'ایک نظام زندگی دوسرے نظام سے اور کسی ایک قوم کا شعار دوسری قوم سے مختلف ہوجاتا ہے۔''(۳۳)

پانچویں آیت

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

﴿وما کان صلاتھم عند البیت الا مکاء وتصدیۃ'فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون﴾(۳۴)

اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے سوا کچھ نہ تھی۔تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو۔

مولانا صلاح الدین یوسف اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:''مشرکین جس طرح بیت اللہ کا ننگا طواف کرتے تھے'اسی طرح طواف کے دوان وہ انگلیاں منہ میں ڈال کر سیٹیاں اور ہاتھوں سے تالیاں بجاتے۔اس کو بھی وہ عبادت اور نیکی تصور کرتے تھے۔جس طرح آج بھی جاہل صوفی مسجدوں اور آستانوں میں رقص کرتے'ڈھول پیٹتے اور دھمالیں ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں۔یہی ہماری نماز اور عبادت ہے۔ناچ ناچ کر ہم اپنے یار (اللہ) کو منالیں گے۔نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات۔''(۳۵)

ان اعمال کی حرمت کو بیان کرتے ہوئے علامہ قرطبی لکھتے ہیں :''حضرت قتادہ نے کہا ہے:المکاء سے مراد ہاتھوں کے ساتھ تالی بجانا ہے اور تصدیہ سے مراد چیخ مارنا'سیٹی مارنا ہے۔دونوں تفسیروں کی بنا پر اس میں ان جاہل صوفیاء کا رد ہے جو رقص کرتے ہیں اور تالیاں بجاتے ہیں اور گر پڑتے ہیں۔یہ سب کا سب منکر (اور ممنوع)عمل ہے اور عقلا ایسے عمل سے پرہیز کرتے ہیں اور محفوظ رہتے ہیں۔ایسا کرنے والا مشرکین کے ساتھ اس عمل میں مشابہ ہوجاتا ہے جو وہ بیت اللہ شریف کے پاس کرتے تھے۔''(۳۶) (جاری ہے)

☆اترک التردد فی اتخاذ القرار وایاک والتذبذب فی المواقف'بل احزم واعزم وتقدم.☆

حواشی

۱۔سورۃ الانفال آیت ۴۷ ۲۔سورۃ الانفال آیت ۲۱

۳۔سورۃ البقرۃ آیت ۴۱ ۴۔سورۃ آل عمران آیت ۱۰۵

۵۔سورۃ آل عمران ۱۵۶

۶۔فقہ وحدیث میں فائق اورعلوم عقلیہ ونقلیہ میں ماہروباہر تھے علوم الیاس زادہ شارح وقایہ سے حاصل کیے آپ کی تصنیفات سے حواشی تلویح، حواشی شرح وقایہ، شرح تہذیب اورشرح فرائض سراجیہ وغیرہ یادگار ہیں۔(دیکھئے حدائق الحنفیہ ص ۳۸۵)

۷۔تفتازانی، سعدالدین مسعود بن عمر، م ۷۹۳ھ، شرح التلویح علی التوضیح ج ۱ ص ۳۲۹، مکتبۃ صبیح بمصر، بدون طبعۃ وبدون تاریخ،

۸۔سورۃ الاعراف آیت ۲۸ ۹۔سورۃ توبہ آیت ۲۸

۱۰۔سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۱ ۱۱۔سورۃ النور آیت ۶۳

۱۲۔سورۃ النساء آیت ۱۱۵ ۱۳۔سورۃ الفرقان آیت ۲۳

۱۴۔سورۃ مائدۃ آیت ۳ ۱۵۔سورۃ آل عمران آیت ۱۹

۱۶۔آل عمران آیت ۸۵ ۱۷۔سورۃ آل عمران آیت ۱۵۶،

۱۸۔طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، م ۳۱۰ھ، جامع البیان فی تاویل القرآن المعروف تفسیر الطبری، جز ۷ ص ۳۳۱، محقق احمد محمد شاکر، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۰ھ بمطابق ۲۰۰۰ء،

۱۹۔السعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر بن عبداللہ، ۱۳۷۶ھ، تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان المعروف تفسیر السعدی ص ۱۵۳، محقق عبدالرحمٰن بن معاللویحق، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۰ھ بمطابق ۲۰۰۰ء،

۲۰۔کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، م ۱۳۹۴ھ، معارف القرآن ج ۲ ص ۳۷، مکتبۃ المعارف دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور سندھ پاکستان، ط دوم، اشاعت ۱۴۲۲ھ،

۲۱۔پانی پتی، قاضی ثناء اللہ، م ۱۲۲۵ھ، تفسیر مظہری ج ۱ ص ۶۰۶، محقق غلام نبی التونسی، مکتبۃ الرشیدیۃ الباکستان، الطبعۃ ۱۴۱۲ھ،

۲۲۔السیوطی عبدالرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین، م ۹۱۱ھ الدر المنثور ج ۲ ص ۳۵۷، دار الفکر بیروت، ط ندارد،
۲۳۔النسفی، علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود، م ۷۱۰ھ مدارک التنزیل وحقائق التاویل ج ۱ ص ۱۸۷، تحقیق مروان محمد الشعار، دار النفائس بیروت، اشاعت ۲۰۰۵ء
۲۴۔قرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر، م ۶۷۱ھ الجامع لاحکام القرآن ج ۴ ص ۲۴۶، تحقیق احمد البردونی وابراہیم اطفیش، دار الکتب المصریۃ القاہرۃ، الطبعۃ الثانیۃ ۱۳۸۴ھ بمطابق ۱۹۶۴ء
۲۵۔سورۃ یوسف آیت ۸۷،
۲۶۔سعدی، عبدالرحمٰن بن ناصر بن عبداللہ، ۱۳۷۶ھ تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان المعروف تفسیر السعدی ج ۱ ص ۴۰۴،
۲۷۔یوسف، مولانا صلاح الدین، تفسیر مکہ ص ۶۶۸، شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس سعودی عرب، ط ندارد،
۲۸۔سورۃ البقرۃ آیت ۲۰۸
۲۹۔جلال الدین محمد بن احمد المحلی م ۸۶۴ھ السیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین، م ۹۱۱ھ تفسیر الجلالین، ج ۱ ص ۴۳، دار الحدیث القاہرۃ، الطبعۃ الاولی، ط ندارد،
۳۰۔نعیمی، مفتی احمد یار خان، نور العرفان ص ۳۹، نعیمی کتب خانہ گجرات، ط ندارد،
۳۱۔سورۃ البقرۃ آیت ۱۴۴
۳۲۔طبری، ابوجعفر محمد بن جریر یزید بن کثیر بن غالب الآملی، م ۳۱۰ھ جامع البیان فی تاویل القرآن ج ۳ ص ۱۷۳، محقق احمد محمد شاکر، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۰ھ،
۳۳۔شہید، سید قطب، م ۱۹۶۶ء تفسیر فی ظلال القرآن، ج ۱ ص ۱۹۰، درس ۸، مترجم سید معروف شاہ شیرازی، ادارہ منشورات اسلامی بالمقابل منصورہ ملتان روڈ لاہور، ط سوم ۱۹۹۷ء،
۳۴۔ایضاً، ص ۱۸۹
۳۵۔سورۃ الانفال آیت ۳۵
۳۶۔یوسف، مولانا صلاح الدین، تفسیر مکہ ص ۴۸۸،